

فرض نماز کے بعد

بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت

الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

انجم سعید

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ وَإِذْ كَرَّمَ اللَّهُ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَ  
صَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ۔

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ  
سوال کیا انہوں نے بطور تمسخر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ  
دیں گے۔ سائل جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا اللہ مجھے کچھ  
دیتے تھے دست ہوں۔ آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے  
جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے دس مرتبہ درود پاک پڑھ کر  
سائل کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی کو بند کر لے اور وہاں جا کر کھولنا۔ جب  
سائل کفار کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا علی (رضی اللہ عنہ) نے کیا دیا؟ اس نے  
مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو  
گئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
راحۃ القلوب، ملفوظات شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۶۱

قُلْهَا مَدْعَاةٌ مَدْنَا



معزز قارئین ! سورۃ الجمعۃ کی آیت ۱۰ تحریر کی۔ میرا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں حکم عام ہے، مطلق ہے، کوئی قید نہیں کہ کب ذکر کرو اور کب نہ کرو۔ جب بھی ذکر کریں گے اسی حکم پر عمل ہوگا سوائے ان حالات میں جبکہ شریعت مطہرہ نے منع کیا مثلاً کوئی شخص رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء میں بیٹھا ہو یا غسل خانہ میں برہنہ نہار ہا ہو وغیرہ اور جن حالات میں شریعت مطہرہ نے ذکر سے منع نہیں کیا ان حالات میں کوئی شخص اپنی طرف سے منع کرے گا تو وہ بذات خود غلط ہوگا اس سے کہا جائے گا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اگر تم سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ کیونکہ شریعت مطہرہ کا فیصلہ ہے كُلُّ شَرَطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَهُوَ بَاطِلٌ یعنی جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو پس وہ باطل ہے۔ امام عبدالرؤف مناوی اس حدیث مبارکہ کی شرح فیض القدیر جلد ۵ صفحہ ۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں اِیْ فِی حُكْمِهِ یعنی قرآن پاک کے کسی حکم میں کسی طرح کی شرط نہ ہو تو اپنی طرف سے اس شرط کا اضافہ کرنا باطل ہے۔

پس اگر مسلمان فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کریں تو جائز ہے۔ ناجائز اس وقت ہوگا جبکہ قرآن پاک میں یہ بات مل جائے کہ اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو لیکن فرض نماز کے بعد بلند آواز سے میرا ذکر نہ کرنا یا حدیث مبارکہ میں مل جائے کہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر کا حکم فرمانے کے ساتھ ساتھ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے منع فرمایا ہو۔ شریعت کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ

جب نفی ثابت نہیں تو اثبات ثابت ہوگا کیونکہ ہر وہ عمل جائز ہے جسے شریعت نے ناجائز نہیں کہا۔ امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حَدِیْقَةُ النَّدِیْہِ شرح طَرِیْقَةُ الْمُحَمَّدِیِّہ جلد دوم صفحہ ۳۵۵ پر نقل فرماتے ہیں فَكُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَدُلَّ الدَّلِيلُ عَلَى حُرْمَتِهِ فَهُوَ مَبَاحٌ ہر وہ شے جس کی حرمت و ممانعت کی دلیل شریعت مطہرہ میں نہیں پس وہ جائز ہے۔ یہ بات بھی ضرور یاد رکھیں کہ جائز عمل سے روکنا بذات خود ناجائز ہے۔

اگر کوئی شخص فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کے مسئلہ کو سمجھنا چاہے تو اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے جو کہ لکھ دیا گیا۔ جن لوگوں کو اہل سنت و جماعت کے ہر عمل سے اختلاف ہے وہ اس طرح کے سوالات کرتے ہیں کہ کیا فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟ یہ عمل تو بدعت ہے کہیں سے ثابت نہیں، جب بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے تو بعد میں آنے والے نمازی جن کی ایک دو رکعت رہ جاتی ہیں ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے اور یہ کہ نمازی کے پاس بلند آواز سے قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں تو ذکر کیونکر جائز ہوگا وغیرہ۔ آئیے ان سوالات کے جوابات پڑھیں اور انہیں ذہن نشین کر لیں تاکہ شیطانی وسوسوں سے نجات حاصل کر سکیں۔

### قرآن پاک سے ذکر کا ثبوت۔

نماز کے بعد ذکر کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اللہ رب العزۃ ارشاد



فرماتا ہے فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ  
سورة النساء آیت ۱۰۳

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ”یعنی نماز کے علاوہ پھر ہر طرح سے ذکر اللہ کرتے رہو۔ اس سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک تو یہ کہ جہاد میں غازی کی یہ شان ہونی چاہیے کہ ہاتھ میں تلوار اور زبان پر ذکر یار ہو۔ دوسرے یہ کہ فرض نماز کے بعد جو بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں یا درود شریف پڑھتے ہیں وہ جائز بلکہ بہتر ہے۔ یہ آیت اس کا ماخذ ہے۔ بعد نماز بلند آواز سے ذکر کی بہت سی احادیث ہیں“۔ تفسیر نور العرفان صفحہ ۱۵۰

احادیث مبارکہ سے ذکر کا ثبوت۔

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت احادیث مبارکہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث ۱۔ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول  
بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ص ۲۰۷

روایت ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) سے کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے مقابل مالدار کو مال نفع نہیں دیتا۔ اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔

حدیث ۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ص ۲۰۸

روایت ہے حضرت عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے کہتے کہ اللہ سے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قدرت اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کی نعمت ہے اور اسی کا فضل اور اسی کی اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے لئے خالص دین رکھتے ہیں اگرچہ کفار نا پسند کریں۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا۔



مذکورہ دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بلند آواز سے ذکر کو سنا پھر روایت کیا اگر مذکورہ کلمات حضور ﷺ آہستہ آواز میں پڑھتے تو نہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو معلوم ہوتا نہ وہ روایت کرتے۔

حدیث ۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. (متفق علیہ) مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول باب الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ صفحہ ۲۰۷

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونا تکبیر سے پہچانتا تھا۔ بخاری، مسلم،

اس حدیث مبارکہ کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو داؤد شریف میں بھی نقل فرمایا ہے دیکھئے ابو داؤد شریف جلد اول کتاب الصَّلَاةِ باب ۳۴۱ التَّكْبِيرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ (نماز کے بعد تکبیر کہنا) صفحہ ۳۸۵۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کم عمری کی وجہ سے بعض نمازوں کی جماعت میں حاضر نہ ہوتے تھے فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد مسلمان اس قدر بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے کہ ہمیں گھر بیٹھے معلوم ہو جاتا کہ اب (فرض) نماز ختم ہو گئی دیکھئے لمعات شرح مشکوٰۃ۔

حدیث ۴۔ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ

النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الصَّلَاةِ باب ۵۴۵ الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ صفحہ ۳۹۰، ابو داؤد شریف مترجم جلد اول باب ۳۴۱ صفحہ ۳۸۵۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے یہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (فرض نماز سے) فارغ ہونے کو اسی سے جان لیتا جبکہ اس (بلند آواز سے ذکر) کو سنتا۔

برادران اسلام! آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا کہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ مبارک میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رائج تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی۔ مذکورہ دلائل کو پڑھ کر یہ بات ثابت ہوئی کہ مخالفین اہل سنت کا یہ قول باطل ہے کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا کوئی ثبوت نہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعد میں آنے والے نمازی جن کی ایک یا ایک سے زائد رکعتیں رہ جاتی ہیں ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے یا نہیں؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ ہرگز خلل واقع نہیں ہوتا ثبوت اس کا یہ ہے کہ اگر نمازی کی نماز میں خلل واقع ہوتا تو حضور ﷺ ہرگز فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر نہ کرتے اور نہ صحابہ کرام



رضی اللہ عنہم بلند آواز سے ذکر کرتے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر اور کون ہے جو لوگوں کی نمازوں کا خیال رکھے۔ شریعت کو سب سے زیادہ جاننے اور سمجھنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو شریعت کے مالک و مختار ہیں۔ پس آپ کا یہ عمل ثابت کرتا ہے کہ نمازوں میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ذکر سے روکنے والے لوگ پھر یوں کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ کی نمازیں اور تھیں ہماری نمازیں اور ہیں حالانکہ اور نہیں صحابہ تو صحابہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتا دیکھو۔

آئیے مخالفین اہل سنت سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہ اگر ہم لوگ فرض نماز کے فوراً بعد ذکر نہ کریں تو کیا کریں؟ تو جواب ملتا ہے دعا مانگیں۔ چلے دعا مانگتے ہیں امام نے بلند آواز سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَالِيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حِيْنَ رَّبَّنَا بِاِلسَّلَامِ وَاَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاَكْوَامِ مقتدیوں نے با آواز بلند ایک زبان ہو کر کہا امین کیا اب نماز میں خلل واقع نہ ہوا؟ اگر اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ کہنے سے، امین کہنے سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے بھی نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

اکثر وہابیوں دیوبندیوں کو دیکھا گیا ہے کہ فرض نماز کے فوراً بعد بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہتے ہیں کیا اس عمل سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا؟

یا ان کی مسجد میں کوئی بندہ دیر سے آتا ہی نہیں، ہر شخص کو تمام رکعتیں مل جاتی ہیں۔ ایام تشریق کی تکبیرات کو دیکھ لیں نو ذی الحج کی فجر سے لیکر تیرہ ذی الحج کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھنا واجب ہے اور تین مرتبہ پڑھنا افضل ہے (تنویر الابصار، بہار شریعت وغیرہ) تکبیر تشریق ملام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے (در مختار، رد المحتار، بہار شریعت وغیرہ)

جو لوگ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے منع کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی ایام تشریق کی تکبیرات واجب ہیں اور ان کی مساجد میں بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں۔ غور فرمائیں کیا ایام تشریق میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا؟ اگر ایام تشریق کی تکبیرات کہنے سے (جس میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے زائد کلمات ہیں) نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا تو عام دنوں میں بھی نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا اور اگر عام دنوں میں نماز میں خلل واقع ہوتا ہے تو ایام تشریق میں بھی خلل واقع ہوتا ہے۔

رہی بات یہ کہ نمازی کے قریب بلند آواز سے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت نہیں تو بلند آواز سے ذکر کرنا کب جائز ہوگا؟ تو جواب اس کا یہ کہ اللہ رب العزّة نے ارشاد فرمایا: -وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

سورة الاعراف آیت ۲۰۴

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔



اس آیت مبارکہ سے قرآن پاک کی سماعت کا وجوب ثابت ہے۔  
جب تلاوت کلام پاک کو سننا واجب ہے تو نمازی اپنی نماز پڑھے یا قرآن پاک کی  
تلاوت سنے۔ اس وجہ سے نمازی کے پاس بلند آواز سے قرآن پاک پڑھنے کی  
اجازت نہیں۔ جبکہ ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سننا واجب نہیں۔

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے جب ذکر کرنا ثابت کیا جائے اور مخالفین اہل  
سنت کے پاس کوئی جواب نہ ہو تو آخر میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم نے مانا کہ  
حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا  
راجح تھا لیکن وہ ذکر کونسا تھا ہمیں کیا ذکر کرنا چاہئے؟

میرے ساتھ دفتر میں ایک دیہاتی تھا جو کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر  
کرنے کا منکر تھا۔ مجھ سے کہنے لگا کہ آپ لوگ جو فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر  
کرتے ہیں اس کا کیا ثبوت ہے؟ میں نے کہا اگر ثبوت مل جائے تو پھر تم کیا کرو گے؟  
کہنے لگا سب سے پہلے میں بلند آواز سے ذکر کروں گا۔ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے تھے میں  
نے ان کو گواہ بنایا کہ کل میں اس شخص کو بخاری شریف سے ثبوت دوں گا کہ حضور ﷺ  
کے ظاہری زمانہ مبارک میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا راجح تھا۔ اگلے  
دن میں بخاری شریف ساتھ لیکر دفتر گیا اور اسے بخاری شریف جلد اول باب ۵۴۵  
الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ  
حدیث مبارکہ دکھائی۔ کچھ دیروہ صفحات کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا، کچھ سوچتا رہا پھر کہنے  
لگا ٹھیک ہے بلند آواز سے ذکر کرنا راجح تھا لیکن کونسا ذکر تھا؟ میں نے جواباً کہا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۱۰  
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور افضل دعا الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔

وہ شخص میرے جواب پر خاموش ہو گیا۔ جو لوگ وہاں موجود تھے میں نے ان سے کہا  
آپ لوگ گواہ ہیں اس شخص نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے ثبوت مل جائے تو سب سے پہلے  
میں بلند آواز سے ذکر کروں گا۔ پس آج ظہر کی نماز جو کہ دفتر میں ادا کی جائے گی فرض  
نماز کے بعد یہ شخص بلند آواز سے ذکر کرے گا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو جس مسجد میں یہ  
شخص نماز پڑھا کرتا تھا (اہل سنت و جماعت کی مسجد) اس مسجد کو چھوڑ کر کسی اور مسجد  
میں چلا گیا۔ اس کو کہتے ہیں ہٹ دھرمی۔ میں نہ مانوں گا تو کوئی علاج نہیں۔ اس کا  
علاج تو فرشتے ہی اللہ کے حکم سے کریں گے۔

بلند آواز سے ذکر کرنا جب ثابت ہوا تو مخالفین اہل سنت خواہ بلند آواز سے  
اللَّهُ أَكْبَرُ کہیں یا اسْتَغْفِرُ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں یا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کوئی بھی  
مسلمان ان کو اس عمل سے نہیں روکتا تو پھر یہ لوگ مسلمانوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے  
کیوں روکتے ہیں؟ خوب فرمایا میرے امام اہل سنت نے:-

ذکر روکے فضل کا لے نقص کا جو یاں رہے پھر کہے نجدی کہ ہوں امت رسول اللہ کی  
سوال:- مشکوٰۃ شریف سے تو یہ ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر فرض نماز  
کے بعد بلند آواز سے پڑھتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ



وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آپ (اہل سنت وجماعت) صرف  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب:- صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے سے آپ لوگوں کے پیٹ میں درد ہونے لگتی  
ہے اگر پورا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھیں گے تو آپ کو درد تو لے جائے گا تو ضرور ہوگی۔ صرف  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے سے آپ پر غشی طاری ہو جاتی ہے اگر پورا پڑھیں گے پھر تو  
آپ لوگوں کو مرگی کے دورے شروع ہو جائیں گے۔ اگر آپ لوگوں نے اپنی کتاب  
تبلیغی نصاب ہی پڑھ لی ہوتی جس میں ذکر کی فضیلت کے باب میں ذکر کیا کا نہ ہلوی  
صاحب نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت میں چالیس احادیث مبارکہ نقل کیں تو آپ  
لوگ ہرگز ایسا اعتراض نہ کرتے۔ حصول برکت کے لئے مشکوٰۃ شریف کی ایک  
تبلیغی نصاب کا نام بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا گیا ہے اور نام بدلنے کی وجہ یہ ہوئی کہ  
تبلیغی نصاب میں الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھنے کو جائز کہا گیا  
ہے جبکہ دیوبندی وہابی اس درود شریف کو خود ساختہ درود کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ  
درود بریلی والے مولوی صاحب (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) کا  
ایجاد کردہ ہے۔ جب ان لوگوں کو تبلیغی نصاب کا باب فضائل درود شریف دکھایا جاتا تو  
بے چاروں سے جواب نہ بن سکتا۔ اب ان لوگوں نے یہ کیا کہ نہ رہے بانس نہ بجے  
بانسری درود پاک کا پورا باب نکال دیا اور کتاب کا نام بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا۔  
دیکھا آپ حضرات نے کہ یہ لوگ درود شریف سے کس قدر بغض رکھتے ہیں۔

حدیث مبارکہ نقل کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ  
السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ أَوْ أَدْعُوكَ بِهِ فَقَالَ يَا مُوسَى  
قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلَّ عِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا  
تَخْصِنِي بِهِ قَالَ يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِي وَالْأَرْضَ  
رُضِينَ السَّبْعَ وَضَعْنِ فِي كَفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفَّةٍ لَمَّا لَتَّ بِهِنَّ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۱۰

روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ  
نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا رب مجھے وہ چیز سکھا جس سے میں تجھے یاد کیا  
کروں یا جس کے ذریعہ سے تجھ سے دعا کروں رب نے فرمایا اے موسیٰ کہو لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ پھر عرض کی یا رب یہ تو تیرے سارے بندے ہی کہتے ہیں میں تو کوئی ایسی خاص  
چیز چاہتا ہوں جس سے تو مجھے خاص کرے فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور  
میرے سوا ان کی آبادی اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ دوسرے پلڑے میں تو ان سب پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بھاری ہوگا۔

سوال:- آپ لوگ (اہل سنت وجماعت) بلند آواز سے ذکر کے بعد درود شریف بھی  
پڑھتے ہیں اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب:- جس طرح جاہل مطلق کا نام ”عالم“ یا ”فاضل“ ہو، جسے نماز نہ پڑھنی آئے اس  
کا نام ”عابد“ یا ”ساجد“ ہو، کالے رنگ والے کا نام ”روشن“ ہو، دن رات گناہوں



میں مشغول ہو اور نام ”زائد“ ہو بالکل اسی طرح آپ لوگوں کے پاس حدیث کا علم نام کو نہیں اور اپنی جماعت کا نام ”اہل حدیث“ رکھا ہے۔ اگر آپ لوگ احادیث مبارکہ پر یقین رکھتے ان پر عمل کرتے تو یہ اعتراض ہرگز نہ کرتے اور نہ لوگوں کو ذکر اللہ اور درود شریف سے روکتے۔ ذکر کے بعد درود شریف پڑھنے کا ثبوت پڑھے اور عمل کیجئے۔

حدیث ۱۔ عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجَلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى نَمِّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلِّ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تَجِبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہے حضرت فضالہ بن عبید (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نمازی تم نے جلدی کی جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کی حمد کرجس کے وہ لائق ہے اور مجھ پر درود بھیج پھر دعا کر فرماتے ہیں اس کے بعد دوسرے شخص نے نماز پڑھی تو اللہ رب العزۃ کی حمد کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نمازی (دعا) مانگ (تیری دعا) قبول ہوگی۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۲۰۲

حدیث ۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ اور ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) آپ کے ساتھ تھے جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد سے ابتدا کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا مانگ عطا کیا جائے گا مانگ عطا کیا جائے گا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۲۰۲

حدیث ۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس سے کوئی چیز نہیں بڑھتی جب تک کہ تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۲۰۳

معزز قارئین! اللہ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا:-

الْمُفْسِقُونَ وَالْمُفْسِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ آیت ۶۷



منافق مرد اور منافق عورتیں ان سب کی ایک ہی چال ہے برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

ذکر اللہ کرنا بھلائی ہے اور بھلائی سے روکنا منافقین کا طریقہ ہے لہذا اللہ رب العزۃ کے ذکر سے لوگوں کو روک کر اپنے آپ کو منافقین کی فہرست میں شامل نہ کریں بلکہ لوگوں کو ذکر کا حکم کریں تاکہ ان لوگوں کی فہرست میں شامل ہو سکیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ      سورة التوبہ آیت ۱۷

ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ وَمَا عَلَيَّا إِلَّا الْبَلَاغُ



## مصنف کی دیگر قابل مطالعہ کتب

|                                |   |
|--------------------------------|---|
| 1- اربعین بخاری:               | مسک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت پر بخاری شریف سے 32 موضوعات پر چالیس احادیث۔                       |
| 2- سفر آخرت                    | مرض الموت سے لے کر دفن کے بعد ایصال ثواب تک۔  |
| 3- نکتہ توحید                  | عقیدہ توحید اور حقیقت شرک کو سمجھنے کے لئے آسان اور مدلل کتاب۔                                      |
| 4- بدعت کیا ہے؟                | بدعت کی حقیقت جاننے کے لئے مدلل کتاب۔   |
| 5- مردے سنتے ہیں۔              | مردوں کی سماعت، بصارت، پہچان اور کلام کرنے کا آیات مبارکہ احادیث مبارکہ اور دیگر مستند کتب سے ثبوت۔ |
| 6- الذَّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ | فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت۔  |

### غزالی پبلی کیشنز

غزالی پبلی کیشنز: اتحاد مارکیٹ بھوانہ بازار فیصل آباد  
 Ph: 636746  
 خالد بک ایجنسی: 11 عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور  
 Ph: 7322293